History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

نگران منصور احمد خان
مدیر حیدر علی ظفر

ماہنامہ مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

کتابت - مقصود الحق
غالباً نومبر 1982

اَھلاً وَّسَھلاً وَّمَرحَبا

عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ کی تشریف آوری

احباب کیلئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ مرکز سلسلہ سے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مغربی جرمنی میں بحیثیت مبلغ سلسلہ تشریف لائے ہیں۔ آپ 31 اکتوبر کو فرانکفورٹ پہنچے پاکستان میں مختلف نوعیت کی خدمات بجالانے کے علاوہ آپ اوکاڑہ اور شورکوٹ میں مربی سلسلہ کے فرائض بھی بجالاتے رہے۔ نیز دو سال آپنے اسلام آباد میں جرمن زبان کی تعلیم بھی حاصل کی۔

ھم آپکو مغربی جرمنی میں خوش آمدید کہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کا آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسلام و احمدیت کی خدمات بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

سالانہ تربیتی کلاس فرانکفورٹ ہمبرگ

احباب کرام کو علم ہے کہ سابقہ سال فرانکفورٹ اور ھمبرگ میں تربیتی کلاس کا اجراء کیا گیا تھا امسال بھی 25 تا 31 دسمبر 1982 مساجد فرانکفورٹ و ہمبرگ میں تربیتی کلاس کا انعقاد ہوگا انشاءاللہ۔ اس تربیتی کلاس میں جملہ جماعتوں کے نمائندگان کو شرکت کرنی چاہیئے تاکوئی جماعت ایسی نہ رہے جسمیں سے کوئی شرکت کرنے والا نہ ہو۔ آجکل بعض بیجیدگیوں کی وجہ سے بہت سے احباب بیکار رہیں اس فارغ وقت کو اسی مفید کام میں صرف کریں۔ احباب کو فاصلہ و سہولت کے اعتبار سے فرانکفورٹ و ہمبرگ میں سے جو شہر SUIT کرتا ہو وہاں کلاس میں شمولیت کر سکتے ہیں البتہ اپنی آمد کی اطلاع 15 دسمبر تک لازمی متعلقہ مشن کو دیدیں قیام کلیتاً مسجد ہی میں کرنا ہوگا۔ احباب موسم کے اعتبار سے بستر و دیگر اشیائے ضرورت ہمراہ لیکر آئیں۔

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی نو تشکیل کردہ

مرکزی مجلس عاملہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیرِ ارشاد تشکیل کردہ اور حضور کی منظوری سے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی مرکزی مجلس عاملہ کے درج ذیل اراکین نامزد کیے گئے ہیں

1 - جنرل سیکرٹری : شمس الحق صاحب

2 - سیکرٹری تعلیم و تربیت : اعجاز احمد طارق صاحب

3 - سیکرٹری اصلاح و ارشاد (1) : عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب

4 - سیکرٹری اصلاح و ارشاد (2) : ناز احمد ناصر صاحب

5 - سیکرٹری مال : مسرور احمد باجوہ صاحب

6 - سیکرٹری تحریک جدید و جوبلی فنڈ : عرفان احمد خان صاحب

7 - سیکرٹری امورِ عامہ و رشتہ ناطہ : چوہدری مقصود احمد صاحب

8 - سیکرٹری ضیافت و MISSION HOUSE MAINTENANCE : چوہدری ظہیر احمد صاحب

9 - آڈیٹر : شاہد احمد صاحب

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی دوسری مجلس شوریٰ

احباب جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کیلئے یہ اعلان ہے کہ حسبِ ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی دوسری سالانہ مجلس شوریٰ مؤرخہ 11، 12 دسمبر بروز ہفتہ اتوار فرانکفورٹ میں منعقد ہوگی ۔

اس مجلسِ شوریٰ کے لازمی اراکین درج ذیل ہونگے

1 - مرکزی مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی ۔ 2 - صدران حلقہ جات و جماعتہائے احمدیہ (جن جماعتوں میں صدر جماعت مقرر نہیں انکے سیکرٹری جماعت اہمیں شامل ہونگے) اس مقصد کیلئے جماعتوں میں علیحدہ خطوط تحریر کئے جا رہے ہیں ۔ 3، بڑی جماعتوں میں سے صدر جماعت کے علاوہ دو افراد کو شمولیت کیلئے منتخب کیا جائیگا ۔ (4) نامزد ارکان 5 - مرکزی مبلغین ۔ جملہ اراکین کو اس غرض سے تحریراً اطلاع دی جائیگی ۔

اس مجلس شوریٰ میں جو تجاویز ارسال کرنا مقصود ہوں وہ پہلے جماعت کی مجلس عاملہ میں پیش کی جائے جسکے بعد مجلس عاملہ اپنی جماعت کے اجلاسِ عام میں اس تجویز کو معین الفاظ میں ڈھال کر پیش کرے ۔ اگر کثرت رائے اس تجویز کو ارسال کئے جانے کے حق میں ہو تب وہ تجویز مجلسِ شوریٰ میں بغرضِ غور ارسال کی جائے ۔ یہ تجاویز مؤرخہ 7 دسمبر تک مسجد نور فرانکفورٹ پہنچ جانی چاہییں جسکے بعد موصول ہونے والی تجاویز زیرِ غور نہیں آئینگی ۔

(منصور احمد خان انچارج مشن مغربی جرمنی)

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی منصوبہ بندی کمیٹیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر ارشاد مجلس شوریٰ مغربی جرمنی میں درج ذیل چار کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی تھی جنکے درج ذیل اراکین کی منظوری حضور ایدہ اللہ نے مرحمت فرمائی ہے۔

1۔ تربیتی کمیٹی

1۔ محمد شریف خالد صاحب بحیثیت زعیم اعلیٰ انصار اللہ فرانکفورٹ (سیکرٹری) 2۔ عبداللہ واگس ہاوزر صاحب بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ

3 - ہدایت اللہ ہبش فرانکفورٹ
4 - چوہدری مقصود احمد صاحب فرانکفورٹ
5 - قمر الاسلام سلیم صاحب ST. AUGUSTIN
6 - محمد ریاض سیفی صاحب نیورن برگ
7 - کوثر باجوہ صاحب نیورن برگ
8 - مبشر احمد باجوہ صاحب فرانکفورٹ
9 - راشد اقبال صاحب برلن
10 - ملک شریف احمد صاحب بحیثیت زعیم اعلیٰ انصار اللہ ہمبرگ
11 - عبدالرحیم احمد صاحب راڈے فورم والڈ
12 - حیدر علی ظفر صاحب بحیثیت مبلغ سلسلہ

13 منصور احمد خان صاحب بحیثیت مبلغ انچارج (صدر)

2۔ کمیٹی اصلاح وارشاد

1۔ عبداللہ واگس ہاوزر صاحب فرانکفورٹ
2 - ہدایت اللہ ہبش صاحب فرانکفورٹ
3 - ناز احمد ناصر صاحب فرانکفورٹ
4 - قمر الاسلام سلیم صاحب (سیکرٹری)
5 - عرفان احمد صاحب آخن
6 - اعجاز احمد طارق صاحب فرانکفورٹ
7 - محمد احمد صاحب برلن
8 - نعیم احمد صاحب بالنگن
9 - حفیظ الرحمان انور صاحب ہمبرگ
10 - کولمبس خان صاحب ہمبرگ
11 - حیدر علی ظفر صاحب بحیثیت مبلغ سلسلہ
12 - منصور احمد خان صاحب بحیثیت مبلغ سلسلہ (صدر)

3۔ کمیٹی برائے توسیع مساجد وقیام مراکز جماعت احمدیہ مغربی جرمنی

1۔ عبداللہ واگس ھاؤزر صاحب فرانکفورٹ
2، قمر الاسلام سلیم صاحب ST. AUGUSTIN
3 - چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈل برگ
4، حمید منور صاحب BIETIGHEIM
5 - عرفان احمد صاحب آخن
(6) محمد ریاض سیفی صاحب نیورن برگ
7 - حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ
8، منصور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ

پاکستانی احمدیوں کے مسائل حل کرنے کیلیے کمیٹی

1۔ شاھد احمد صاحب — فرانکفورٹ
2، چوہدری ظہیر احمد صاحب — فرانکفورٹ
3۔ قمر الاسلام سلیم صاحب — ST. AUGUSTIN
4، ڈاکٹر نعیم احمد صاحب — KARLS RUHE
5۔ عرفان احمد صاحب — آخن
6، مسرور احمد باجوہ صاحب — فرانکفورٹ
7۔ ناز احمد ناصر صاحب — فرانکفورٹ

احباب جماعت مغربی جرمنی کیلئے لمحہ فکریہ

از منصور احمد خان صاحب انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ دورۂ جرمنی کے دوران اس بارہ میں فکر کا اظہار فرمایا کہ احباب جماعت کا ایک بڑا حصہ قربانی کے میدان میں معیار سے بہت پیچھے ہے تمام جماعت کا ۳۳ فیصد حصہ کلیتاً کوئی قربانی نہیں کر رہا باقی ۶۶ فیصد میں سے صرف ۲۰ فیصد خلیفۂ وقت کی مقرر کردہ شرح کے مطابق قربانی دے رہا ہے۔ اور چندہ دہندگان کی ایک بڑی اکثریت ایک خود ساختہ معیار کے مطابق قربانی پیش کر رہی ہے اسبارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ جمعہ احباب کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا جسمیں حضور نے اسبارہ میں لشدت توجہ دلائی ہے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے بھی حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیرون از پاکستان جماعتیں اپنی استعداد کی نسبت صرف چوتھائی حصہ قربانی کر رہی ہیں انکو چار گنا اپنی کوشش میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے مخاطب اس وقت ہر دو قسم کے احباب ہیں یعنی جو کلیتاً نا دہندہ ہیں یا معیاری قربانی پیش نہیں کر رہے آپ میں یقیناً وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے دل کی گہرائیوں سے خدا کی خاطر کچھ کر گذرنے کا جذبہ رکھتے ہیں مگر استطاعت نہیں پاتے انکے لئے خلیفۂ وقت نے یہ دروازہ کھولا ہے کہ وہ حضور کی خدمت میں اسقدر قربانی قبول کئے جانے کی درخواست کریں جسکی آپ استطاعت پاتے ہیں اپنے روحانی باپ سے ہرگز نہ شرمائیں اور جو راستہ دکھایا گیا ہے اسی پر گامزن ہوں ہاں قربانی سے کلیتاً منہ نہ موڑیں آپکی دی ہوئی ایک پینی خدا کی راہ میں مقبول ٹھہر سکتی ہے میرے وہ بھائی اور بہنیں جو استطاعت کے لحاظ سے مؤخر الذکر گروہ کا حصہ نہیں بلکہ اپنے نفس یا دنیا سے دھوکہ خوردہ ہیں انکے لئے حقیقی لمحہ فکریہ ہے کیا آپ اس بوجھ کو اٹھانے سے روگردانی کرینگے جسکو اٹھانے کی خواہش کرتے ہوئے نسلیں گزر گیئں مگر خدا تعالیٰ نے ان پر اس نعمت کا بوجھ نہ رکھا ہمارا کوئی استحقاق نہ تھا مگر ہمارے ربّ کریم نے ایسا چاہا کہ وہ ہمیں اپنی خاطر قربانی کی دعوت دے اور اس دعوت میں ہمارے آسمانی آقا نے بہت سے کھانے چنے ہیں کیا ہم ایسی مقدس دعوت کو رد کر دیں گے اور اسکے مقابل پر دنیا اور اسکے کیڑوں کی دعوت قبول کرینگے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔ مجھے امید ہے کہ بجز اسکے کہ بدبختی غالب آجائے کسی احمدی کا دل اس حقیقت سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ سوائے ہمارے سست گام بھائیو اور بہنو! اپنے قدموں کو تیز کریں اور اس کارواں سے نہ بچھڑیں جو تیزی سے رضائے الٰہی کی شاہراہ پر گامزن ہے اللہ تعالیٰ آپکو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(اقتباس از)

"مسجد بشارت سپین میں تاریخی خطبہ جمعہ"

ایک مسجد سے کچھ نہیں بنے گا۔ بستی بستی مسجد بنانے کی ضرورت ہے

بے انتہا کام کی ضرورت ہے، بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے، بے انتہا واقفین کی ضرورت ہے، بے انتہا مالی قوت کی ضرورت ہے

جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہیے

تقویٰ سے کام لو، اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو لیکن خدا تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ کرو تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کریگا

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۰ ر تبوک ۱۳۴۱ ہش بمطابق ۱۰ ر ستمبر ۱۹۶۲ء بمقام مسجد بشارت سپین

"حقیقت یہ ہے کہ ایک مسجد سے کچھ نہیں بنے گا۔ بستی بستی مسجد بنانے کی ضرورت ہے۔ قریہ قریہ اذانیں دینے کی ضرورت ہے۔ خدا کا نام بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اتنا شرک پھیلا ہوا ہے، اتنی تباہی مچائی ہوئی ہے کفر نے کہ انسان محو حیرت رہ جاتا ہے کہ آج کل کا باشعور انسان اتنا بھی گراوٹ میں ملوث ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی پیشگوئی میں اس قوم کو ایسے دجال کے طور پر بیان فرمایا ہے جس کی دائیں آنکھ اندھی اور بائیں آنکھ روشن ہے، اس سے بہتر فصاحت اور بلاغت کا ایک جملہ تصور میں نہیں آ سکتا۔ جس نے ان قوموں کی ساری تصویر کھینچ کے رکھ دی ہے۔ ایک طرف دنیا کی آنکھ ہے، اتنی تیز نظر ہے کہ پاتال کی خبر لاتی ہے اور دوسری طرف دین کی آنکھ ہے جو اتنی اندھی ہے کہ جگہ جگہ شرک کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔ خدا کی عبادت ہی ایک عبادت ہے جس سے یہ غافل ہیں۔ باقی ہر دوسری چیز کی عبادت ہو رہی ہے۔ لہو ولعب کی عبادت ہو رہی ہے۔ بتوں کی عبادت ہو رہی ہے۔ فسق و فجور کی عبادت ہو رہی ہے۔ جھوٹ کی عبادت ہو رہی ہے۔ دجل کی عبادت ہو رہی ہے۔ صرف ایک خدا ہے جس کی عبادت نہیں ہو رہی۔

ان سب کی تقدیر بدلنی ہے۔ ایک مسجد تو کافی نہیں اور پھر ایک ایسی مسجد سے کس طرح تقدیر بدلی جائے گی جس کے لئے نمازی پیدا نہ ہوں۔ بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے۔ اور ہم جب اپنے اوپر نظر کرتے ہیں تو بہت ہی کمزور اور حقیر اور بے بس اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ یورپ کے دورے میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا اور میری فکر بڑھتی گئی۔ ان معنوں میں نہیں کہ مجھے مایوسی کی طرف لے جائے بلکہ ان معنوں میں کہ دعا کی طرف اور زیادہ، اور بھی زیادہ مائل کرتی رہی۔

کیونکہ میں جانتا تھا کہ ساری مشکلات ایک طرف لیکن ہمارے ربّ کی ایک نظر ایک طرف، وہ ان سب مشکلات کو خس وخاشاک کی طرح اڑا سکتی ہے۔ وہ اس طرح غائب کرسکتی ہے جیسے روشنی کے ساتھ اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں کسی کوشش کا دخل نظر نہیں آتا۔ اسلئے دعاؤں کی طرف توجہ بڑھتی رہی لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دُکھ کیسا تھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہئے۔ بہت سی جگہ بہت کوشش اور محنت کے ساتھ فہرستیں تیار کروائی گئیں، چندہ دہندگان کی تجنید کروائی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس سلسلے میں میری بڑی مدد کی اور یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پچاس فیصدی سے زائد ایسے احمدی ہیں جو ایک آنہ بھی چندہ نہیں دے رہے۔ دنیا کے لحاظ سے ان کی کایا پلٹ چکی ہے، وہ اور ماحول میں بسا کرتے تھے کبھی وقت، اب اور ماحول میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نسبت ہی نہیں خدا تعالیٰ کے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کو جو وہ پہلے بسر کرتے تھے۔ مگر کلیتہً ان فضلوں کو بھلا کر وہ خدا تعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں میں مگن ہیں اور ان کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور بہت دکھ ہوا۔ پھر ان لوگوں کی فہرستوں کا مطالعہ کیا جو چندہ دیتے ہیں۔ ایک حصہ ان میں ایسا پایا جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پہ بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں۔ وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔

ان کو میں نے بتایا کہ دیکھو! قرآنِ کریم تو فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۹۳) کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک وہ کچھ خرچ نہیں کرو گے جس سے تمہیں محبت ہو۔ تم تو خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں۔ وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے اس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ تقویٰ سے کام لو۔ اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو۔ لیکن خدا تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ کرو تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کرے گا۔ رجوع برحمت ہوگا۔ پھر رازق سے ڈرنا۔ رازق کو دیتے ہوئے ڈرنا، اس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں۔ اسی طرح سفر کے دوران ایک موقع پر بعض دوستوں کے حالات کے متعلق دیکھ کر بہت ہی دُکھ پہنچا۔ بہت ہی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمائے لیکن مقابل پر کسی قسم کی کوئی قربانی نہیں۔

اس پر مجھے وہ واقعہ یاد آگیا۔ ہمارے ایک سی۔ ایس۔ پی کے افسر ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ وہ مصر گئے تو قاہرہ میں ایک جنازہ جا رہا تھا اور جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی تھے جنہوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا۔ چنانچہ ان کے دل میں بہت ہمدردی پیدا ہوئی ان کے لئے۔ اور ایک شخص کو جا کر انہوں نے ہٹا کر کندھا دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے زور مارا۔ وہ آگے سے دھکے دینے لگا ان کو۔ یہ بڑے متعجب کہ میں تو اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ سُنتا ہی نہیں۔ آخر ہمدردی کا جذبہ اتنا غالب آیا کہ انہوں نے دھکا دے کر اس کو الگ کیا اور خود اس کی جگہ جنازے کو کندھا دے دیا۔ کہتے ہیں میں کر تو بیٹھا لیکن پھر کوئی نہیں آیا مجھے ہٹانے کے لئے۔ عادت نہیں تھی بوجھ اٹھانے کی۔ بالکل پس گیا اور قبرستان کوئی چار میل شہر سے باہر۔ کہتے ہیں اس مصیبت میں مبتلا۔ اس جنازے کو چھوڑا بھی نہ جائے۔ زندگی اجیرن ہوگئی۔ آخر جا کر جب جنازہ قبرستان میں رکھا تو ایک مزدور جو ان میں سے لیڈر تھا (وہ تھے مزدور) اس نے پیسے بانٹنے شروع کئے تو ان کا حصہ ان کو دیا۔ تب ان کا پتہ لگا کہ یہ تو مزدور تھے، یہ کوئی طوعی خدمت والے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا میں تو شوقیہ خدمت کے طور پر آیا تھا۔ مجھے کیا پتہ تھا تم مزدور ہو۔ تب سمجھ آئی کہ وہ دھکے کیوں دے رہا تھا بے چارہ جسکی

مزدوری انہوں نے چھین لی۔

تو مجھے خیال آیا کہ ایک جنازے کے بوجھ میں ایک ایسا شخص جو کوئی خاص دیندار بھی نہ ہو، اس کو اتنی ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ برداشت نہیں کرسکتا یہ نظارہ کہ صرف چار آدمی اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہوں۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ احمدی کہلا کر، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرکے، یہ وعدے کرکے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ عہد و پیمان باندھ کر کہ ہم دوبارہ اسلام کی کشتی کو پار لگانے کے لئے اپنے سردھڑ کی بازی لگا دیں گے، اپنے جسموں کو بھی غرق کرنا پڑا اس راہ میں تو غرق کردیں گے تاکہ اسلام کی کشتی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ پار ہوسکے۔ اس کے باوجود دیکھتے ہیں کہ جماعت کے چند آدمی اس بوجھ کو اٹھا رہے ہیں جو لکھوکھہا کیا کروڑوں کا کام ہے کہ وہ اٹھائیں اور صرف چند آدمی ہیں جو اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کوئی انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی احساس ندامت دل میں پیدا نہیں ہوتا کہ ہم بھی تو اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے بھی تو وہی وعدے کئے تھے۔ ہم پر بھی تو احسان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ دوبارہ اسلام کی حقیقی لذتوں سے آشنا کیا۔ اور بڑے آرام سے کھڑے اس طرح نظارہ کر رہے ہیں جیسے ڈوبتی کشتی کا کوئی ساحل سے نظارہ کر رہا ہو اور کوئی اس کے دل میں حس پیدا نہ ہو۔"

(بحوالہ روزنامہ الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

—(∴)—

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورۂ مغربی جرمنی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 13 اگست 1982 ڈنمارک سے بذریعہ کار جرمنی تشریف لائے جرمنی کی سرحد پر مکرم منصور احمد خان صاحب، حیدر علی صاحب ظفر اور ہدایت اللہ ہبش صاحب نے حضور اور ارکان قافلہ کو خوش آمدید کہا۔ نو بجے شام حضور مسجد فضل عمر ہمبرگ پہنچے جہاں ہمبرگ اور قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب حضور کی خاطر چشم براہ تھے حضور نے تمام افراد کو مصافحے کا شرف بخشا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور نے مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ دوسرے روز حضور نے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ عہدیداران جماعت کی ایک میٹنگ میں انکے کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ تیسرے روز گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے پانچ قومیتوں کے تیس کے قریب انگریزی اور جرمن بولنے والے افراد جماعت اور زیر تبلیغ احباب سے ملاقات کی اور انکے متعدد علمی سوالوں کے جواب دیئے۔ اسی روز ساڑھے چار بجے شام مجلس ارشاد منعقد ہوئی جسمیں حضور نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جسکے بعد حضور نے دستی تجدید بیعت کی درخواست قبول فرماتے ہوئے بیعت لی آخر میں پرسوز اجتماعی دعا کے بعد حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور خواتین کے شامیانے میں تشریف لے گئے جہاں حضرت بیگم صاحبہ پہلے ہی اپنی بہنوں کے درمیان رونق افروز تھیں خواتین میں کچھ وقت ٹھہرنے اور انہیں دعائیں دینے کے بعد حضور واپس مسجد تشریف لے آئے۔ چوتھے روز حضور نے گیارہ بجے قبل دوپہر ہمبرگ کے سی پی پلازہ ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جسمیں ریڈیو، روزناموں کے نمائندگان بعض فری جرنلسٹ اور مختلف چرچز کی پریس ایجنسیوں کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ اس کامیاب پریس کانفرنس کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لے آئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور مع قافلہ فرانکفورٹ کیلئے روانہ ہوگئے۔

فرانکفورٹ میں قیام اور مصروفیات

حضور ایدہ اللہ مؤرخہ 16 اگست رات نو بجے کے قریب مسجد نور فرانکفورٹ پہنچے جہاں فرانکفورٹ اور گرد و نواح کی جماعتوں کے احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا حضور نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور نے مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ فرانکفورٹ میں حضور کا قیام ایک ہفتہ کیلئے تھا قریباً ہر روز نماز ظہر و عشاء کے بعد حضور مجالس عرفان میں رونق افروز ہوتے رہے۔ 17 اگست کو حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ احبابِ جماعت اور انکے خاندانوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ انفرادی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ حضور کے تمام عرصۂ قیام میں وقتاً فوقتاً جاری رہا۔ 18 اگست کو حضور RATHOUS میں فرانکفورٹ کے میئر کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شریک ہوئے اس موقعہ پر حضور نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب بھی دئے۔ 19 اگست کو حضور نے مشہور ہوٹل فرانکفورٹر ہوف میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اسی شام جماعت فرانکفورٹ کی طرف سے دئے گئے ایک استقبالیہ میں شرکت فرمائی جس میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اعلیٰ سرکاری عہدیداران، عمائدین چرچ اور شہر کی دیگر معزز لوگوں نے شرکت کی۔ 20 اگست کو حضور نے مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اسی شام انگریزی و جرمن بولنے والے احبابِ جماعت و زیرِ تبلیغ احباب کی حضور سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔ مؤرخہ 21 اگست حضور اور سیدہ بیگم صاحبہ کچھ وقت کیلئے خواتین میں رونق افروز رہے۔ اسی روز شام چھ بجے فرانکفورٹ کے ایک بڑے ہال میں مجلسِ ارشاد منعقد ہوئی جس میں قریباً ساڑھے سات سو احباب و خواتین نے شرکت کی مجلس سوال و جواب کے بعد تمام احباب کو حضور کے ہاتھ پر اجتماعی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا بعد ازاں تمام احباب کو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔
مؤرخہ 22 اگست کو حضور نے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے عہدیداران و نمائندگان کی مجلسِ شوریٰ کی صدارت فرمائی نمائندگانِ شوریٰ نے علی الترتیب تعلیم و تربیت، اصلاح و ارشاد اور مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر و توسیع کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔
مؤرخہ 23 اگست کو حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ 24 اگست کو روانگی سے قبل تمام احباب کو حضور نے شرفِ معانقہ بخشا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ مع ارکانِ قافلہ دورہ کی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی CASSETTES

ہمبرگ فرانکفورٹ اور آخن میں قیام کے موقعہ پر حضور کے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے نیز آپکی مجالسِ ارشاد اور سپین میں حضور کے خطبہ جمعہ کی CASSETTES قیمتاً درج ذیل ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

REHAN TRADERS LUISEN STR. 1
8510 FÜRTH TEL:- 0911-770457

مستقبل میں دنیا کی واحد اُمیّد اسلام ہوگا

جماعت احمدیہ کے بانی نے دنیا بھر کو پیار کے ذریعے اسلام کیلئے فتح کرنیکا طریق چنا ہے

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

مؤرخہ 10 ستمبر 1982 بروز جمعۃ المبارک عاجزانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں سپین میں تقریباً ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ مسجد قرطبہ سے 32 کلومیٹر دور میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر واقع قصبہ پیدروآباد میں تعمیر ہوئی ہے مسجد اور مشن ہاؤس کیلئے جو زمین خریدی گئی ہے اسکا کُل رقبہ پندرہ کنال کے قریب ہے۔ زمین کے دونوں طرف سڑک گزرتی ہے ایک طرف میڈرڈ کو جانے والی شاہراہ ہے اور دوسری طرف گاؤں کو جانے والی پختہ سڑک ہے اونچی جگہ ہے جہاں سے اردگرد کا سارا علاقہ نظر آتا ہے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں سپین کی مسجد بشارت اسلام کیلئے یقیناً ایک عظیم الشان خوشخبری ہے اس مسجد کا سنگ بنیاد 9 اکتوبر 1980ء کو حضرت مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ مقدس نافلہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے دردمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے پُرکیف ماحول میں رکھا تھا۔

مؤرخہ 10 ستمبر کی شام سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے صحن میں افتتاح کے سلسلہ میں ہونیوالی تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لائے مسجد کا سارا احاطہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے قریباً دو ہزار احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں اہل سپین نے بھی شرکت کی اندازاً ساڑھے چار ہزار مرد عورتیں اور بچے اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں جو کہ انگریزی زبان میں تھا مسجد کی تعمیر اور اسکے مقاصد کا ذکر فرمایا آپنے فرمایا کہ اسلام دنیا بھر میں برابری اور انصاف کے اصولوں پر مبنی ایک عالمی نظام قائم کرنے پر زور دیتا ہے جسمیں انسان کی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام ہو خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اسلام دلوں کو پیار اور بھائی چارے کے ذریعے جیتنے پر یقین رکھتا ہے اور یہی وہ طریق ہے جو جماعت احمدیہ کے بانی نے دنیا بھر کو اسلام کے ذریعے فتح کرنے کیلئے منتخب کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی اس تقریر کا سپینش زبان میں ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب جنہیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور سپین کے مبلغ انچارج مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ ایک سپینش احمدی مکرم عبدالرحمان صاحب نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بنفس نفیس لاکر مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا اس تقریب میں سپینش زبان میں تراجم سنانے کی سعادت مکرم منصور احمد صاحب ابن مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے حصہ میں آئی۔

اس افتتاحی تقریب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں دنیا کے کونے کونے سے مختلف جماعتوں کے وفود نے شرکت کی۔

یہ سارے احباب جوکہ ایشیا۔ افریقہ یورپ اور شمالی امریکہ سے آئے ہوئے تھے مقامی سپینش لوگوں کے ساتھ گھل مل گئے اور بڑی بے تکلفی اور پیار کا سامان پیدا ہوگیا۔ آخر میں مدعوئین کی مشروبات سے تواضع کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ پیدروآباد اور اسکے گردونواح کے ممتاز شہریوں اور دیگر لوگوں نے انتہائی شوق اور ولولہ سے ساری تقریب میں حصہ لیا اس تقریب میں جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے تیس کے قریب احباب نے شرکت کی البتہ بہت سے احباب ملکی قانون کی وجہ سے نہ جا سکے۔

اس سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی نماز پڑھائی جسمیں دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دو ہزار احباب نے شرکت کی خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے پیشرو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر فرمایا جنکی کوششوں اور کاوشوں سے یہ مسجد پایہ تکمیل کو پہنچی حضور نے اپنے خطبہ میں سپین کے مبلغ اسلام مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے قابل تعریف کردار کا ذکر کیا اور احباب جماعت احمدیہ کو اسلام کی تبلیغ واشاعت میں انکے نمونہ اور قربانیوں کی تقلید کرنے کی نصیحت فرمائی حضور نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ مسجد بشارت کو روشنی کا ایک ایسا مینار بنائے جسکی روشنی آخرکار ملک بھر میں پھیل جائے حضور نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جسمیں ملکی اور مقامی پریس نیوز ایجنسیوں ریڈیو اور ٹی وی کے پچاس نمائندگان نے شرکت کی یہ پریس کانفرنس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اس میں حضور نے فرمایا کہ مستقبل میں دنیا بھر کی واحد اُمید دین اسلام ہوگا۔ جو روحانی اور اخلاقی ترقی کے ذریعے دنیا کو نئی راہ دکھائے گا حضور نے اس پریس کانفرنس میں فلسطینیوں کے ساتھ اپنی ھمدردی کا ذکر فرمایا اور انکے مقاصد کی تائید وحمایت فرمائی حضور نے فرمایا فلسطینیوں کو غیر انسانی ظلم وتشدد کا شکار بنایا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ اسلام ہر قسم کی ناانصافی اور تعصب کا مخالف ہے۔

مسجد بشارت کے افتتاح کی اس تقریب اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورۂ سپین کی پریس، ریڈیو اور ٹی وی نے وسیع پیمانے پر نشرواشاعت کی ہے۔

ایک ضروری اعلان

تمام عہدیداران اور موصیان وموصیات کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ قوائد وصیت کی رو سے "ہر جماعت میں امیر/ صدر صاحب/ صدر موصیان ہر سال اس بات کی نگرانی کرینگے کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغۂ راز رپورٹ مجلس کار پرداز کو بھجوا دینگے مجلس کار پرداز بعد تحقیق جس وصیّت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اُسے وہ منسوخ کر سکتی ہے"

تمام موصیان وموصیات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ شرائط وصیّت نہ صرف پورا کرنے کی کوشش کریں بلکہ اپنے قول وفعل سے اپنے آپ کو بہترین احمدی ثابت کریں۔

صدر/ سیکرٹریان جماعت ہر سال ایسی رپورٹیں متعلقہ مشن کے ذریعے بھجوائیں۔ (مشنری انچارج مغربی جرمنی)

تحریک جدید کے ۴۹ ویں سال کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ نومبر ۸۲ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے ۴۹ ویں سال کا اعلان فرمایا مجلس شوریٰ منعقدہ مسجد نور فرانکفرٹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی جرمنی کی جماعت کے بارہ میں فرمایا تھا کہ بہت کم لوگ تحریک جدید میں حصہ لینے کی برکت حاصل کر رہے ہیں حالانکہ بہت معمولی چندہ ادا کر کے اس تحریک میں شمولیت کی جا سکتی ہے بیرون پاکستان کی جماعتوں کے بارے میں حضور نے ارشاد (خطبہ جمعہ میں) فرمایا کہ ان کے وعدے حیثیت سے بہت کم ہیں اس وقت کل ادائیگی ایک چوتھائی ہو رہی ہے اس لئے ٹارگٹ چار گنا کیا جاوے۔

چاہیئے کہ ہر فرد اس تحریک میں حصہ لے۔ تحریک جدید کا معیاری وعدہ کل ماہانہ آمد کا $\frac{1}{5}$ ہے جو سال کے دوران واجب الادا ہوگا نیز ہر فرد حیثیت کے مطابق وعدہ کرے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یاد رکھو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا

پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

ملکی شوریٰ کے انعقاد سے قبل وعدہ کنندگان کی فہرستیں فوری طور پر تیار کر کے بھجوائیں۔ احباب سے انفرادی ملاقاتوں اور وفود کے ذریعہ رابطہ قائم کیا جائے

- خلافت رابعہ کی پہلی مالی تحریک -

بیوت الحمد منصوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ میں ایک نئی مالی تحریک " بیوت الحمد منصوبہ" کا اعلان فرمایا ہے اس تحریک کا مقصد مسجد بشارت سپین کی تعمیر کے شکرانے کے طور پر غرباء کے گھروں کی تعمیر ہے اسی مقصد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی طرف سے دس ہزار روپے ادا فرمائے ہیں اسی طرح مرکزی اداروں مثلاً صدر انجمن احمدیہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ نے بھی اس فنڈ میں رقوم بھجوائی ہیں

اس تحریک میں صرف وہی احباب جماعت حصہ لے سکتے ہیں جو شرح کے مطابق چندہ ادا کرتے ہیں بیرون پاکستان میں مقیم احباب اپنے مشن میں فی الحال چندہ جمع کروائیں البتہ وعدوں اور وصولی کی رپورٹ مرکز بھجوائی جائے گی ۔

غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صنعتکاروں، تاجروں اور مالی وسعت رکھنے والے احباب کو تحریک کی ہے کہ وہ فی الحال ربوہ کے حالات کا جائزہ لے کر کوئی لائحہ عمل مرتب کریں تاکہ غرباء کی مدد کی جاسکے لیکن غرباء کو چاہیئے کہ وہ قناعت کے ذریعہ عظمت کردار قائم کریں اور حتی الوسع مانگنے سے گریز کریں ۔

نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا تقرر

مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم برادر عبداللہ ڈگس ہاؤزر صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا نیشنل قائد مقرر فرمایا ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفرٹ کا قائد عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو نامزد فرمایا ہے۔ مغربی جرمنی کی دیگر جماعتوں میں بھی مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ہدایت فرمائی گئی ہے

وہ مجالس جو ہمبرگ مشن سے منسلک ہیں ان کی نگرانی کی غرض سے مکرم حفیظ الرحمٰن انور صاحب کو نائب نیشنل قائد اور فرانکفرٹ مشن سے منسلک مجالس کی نگرانی کے لئے مکرمی فلاح الدین خان صاحب کو تجویز کیا گیا ہے ۔

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:...............